





اسی طرح ابن ماجہ: (3117) میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو مکہ میں ماہ رمضان پائے اور وہیں پر روزے رکھے اور جتنا اس سے ہو سکے رات کو قیام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے مکہ کے علاوہ دیگر شہروں کے ایک لاکھ رمضانوں کا ثواب لکھ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر دن کے بدلے میں ایک غلام آزاد کرنے کا اور ہر دن کے بدلہ اللہ کے رستے میں گھوڑے پر (مجاہد کو) سوار کرنے کا ثواب لکھ دیتا ہے، اور ہر روز ایک نیکی اور ہر رات ایک نیکی لکھ دیتا ہے) اس کے بارے میں البانی رحمہ اللہ "ضعیف ابن ماجہ" میں لکھتے ہیں:

"یہ روایت من گھڑت ہے"

دوم:

پہلے سوال نمبر: (38213) کے جواب میں گزر چکا ہے کہ: کسی جگہ اور وقت کی فضیلت کے باعث وہاں کی گئی نیکی یا بدی میں بھی اضافہ ہوتا ہے، نیز یہ بھی گزر چکا ہے کہ نیکیوں میں ہونے والا اضافہ مقدار اور معیار دونوں انداز سے ہوتا ہے جبکہ بدی میں ہونے والا اضافہ صرف معیار یعنی کیفیت میں ہوتا ہے۔

اس لیے مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں روزے رکھنے کا مقام و مرتبہ دیگر جگہوں پر روزے رکھنے سے زیادہ ہے؛ کیونکہ یہ دونوں جگہیں معزز ترین ہیں۔

لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ان جگہوں میں روزہ رکھنا دیگر جگہوں میں روزہ رکھنے سے ستر، یا ہزار یا اس سے کم و بیش گنا زیادہ ہے؛ کیونکہ کسی جگہ پر ثواب کے کم یا زیادہ ہونے کی حد بندی کرنے کیلئے صحیح حدیث کا ہونا ضروری ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"الیسے شرعی دلائل موجود ہیں جس میں کسی زمان یا مکان میں کیے ہوئے اعمال کی فضیلت زیادہ ہو جانے کا بیان ہے، زمان کی مثال: رمضان المبارک اور عشرہ ذوالحجہ ہے، اسی طرح مکان کی مثال حرمین شریفین ہیں، چنانچہ مکہ اور مدینہ میں نیکیوں کا اجر بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: (میری اس مسجد میں ایک نماز مسجد الحرام کے علاوہ دیگر مساجد کی ہزار نمازوں سے بھی بہتر ہے، جبکہ مسجد الحرام میں ایک نماز میری اس مسجد کی ایک سو نمازوں سے بہتر ہے) اسے احمد اور ابن حبان نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

دیگر نیک اعمال کا ثواب بھی بڑھ جاتا ہے لیکن ان کے بارے میں کوئی حد بندی بیان نہیں کی گئی، حد بندی صرف نماز کے اجر سے متعلق ہے، چنانچہ دیگر عبادات مثلاً: روزہ، ذکر و اذکار، تلاوت قرآن، صدقہ وغیرہ کے بارے میں مجھے کسی ثابت شدہ نص اور دلیل کا علم نہیں ہے جس میں ان کے ثواب کی حد بندی بھی بیان کی گئی ہو، چنانچہ اجمالی طور پر اجر و ثواب کے زیادہ ہونے کے دلائل ہیں، معین مقدار کا ذکر نہیں ملتا" انتہی

"مجموع فتاویٰ ابن باز" (388/3)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"کسی بھی نیک کام کے اجر و ثواب کا اضافہ ایک توفیقی امر ہے، جس کیلئے دلیل چاہیے، یہاں قیاس کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے، چنانچہ اگر کوئی دلیل مل جائے جس میں دیگر عبادات کے اجر و ثواب کی حد بندی ہو تو اس پر عمل ممکن ہے، تاہم یہ بات بھی یقینی ہے کہ کسی فضیلت والی جگہ یا وقت میں نیکی کرنے پر اس کا ثواب بڑھ جاتا ہے، جیسے کہ علمائے کرام رحمہم اللہ جمیعاً کا کہنا ہے کہ: "فضیلت والے مکان و زمان میں نیکیوں کا اجر بڑھ جاتا ہے، لیکن معین مقدار میں اجر زیادہ ہونے کی بات کرنے کیلئے دلیل کی چاہیے" انتہی

"الشرح للممتع" (514/6)

واللہ اعلم